رسالہ علم الغیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ **امّا بعد** پس مسئلہ علم الغیب کا اہم مسائل اعتقادی سے ہے اب سوال ہے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت سلطان شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنا اور انکا سننا صحیح ہے یا نہین اس مسئلہ کو مدلل بدلیل آیت وحدیث بیان کرو وباللہ التوفیق **الجواب** یہ مسئلہ مزلت الاقدام علمائے کرام مین مشتبہ ہے سب کو دہوکا ہوا بڑے بڑے رسالے لکہے لیکن مفید مطالب نہوسکے لفظ غیب سے معنے مراد کو نہ پہنچے اور وظیفہ معمولہ ما بین فقرائے صوفیہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا بوضاحت نہ بیان ہوا غائب کے پکار کو علم غیب لکہتے رہے اور فریق مخالف خاموش ہو رہی کہتا رہا کہ اگر علم غیب ہوتا ہے تو بالہام ربانی ہوتا ہے ہر وقت نہین ہوتا۔ قائل اور مجیب اصل مطلب سے بے نصیب رہے اور مطالب آیت کریمہ عالم الغیب والشہادۃ کا عموم علم باریتعالی کا سا تھہ ظاہر اور باطن کے اور آیۃ کریمہ لا یعلم الغیب الا اللہ یعنے غیب کو سوائے اللہ کے کوئی نہین جانتا اس سے خصوص علم غیب کا بذات اللہ ہے پس جو کچھہ عالم شہادت مین واقعہ ہوا اسکا علم خاصہ خدا نہین دوسرے اور آدمی اور جنات وحیوانات بہی شریک ہین یہ بات کہ دور او ونزدیک سے یکسان جاننا اور ہر وقت ہر ایک واقعہ عالم شہادت کا شاہد و عالم ہونا خاصہ خدا ہے یا نہین علم غیب جو خاصہ خدا تعالی کا ہے

وہی ہے جو متعلق بذات اقدس ہے اور جو کچھ مخلوق ہے وہ عالم شہادت
ہے عالم شہادت اسیواسطے نام رکھا کہ وہ خلقت سے مخفی نہین
جو مخلوق فطرت اصلی پر ہے اور اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرتی ہے
ادسپر کوئی شئے عالم شہادت کی مخفی اور پوشیدہ نہین ہر ذرہ عالم کا
تسبیح کرتا ہے سبکو دیکھتا ہے سبکی باتین سنتا ہے لیکن اسکی بات
سمجھ مین نہین آتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِن مِّن شَیءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ
بِحَمدِہٖ وَلٰکِن لَّا تَفقَہُونَ تَسبِیحَہُم یعنے ہر چیز تسبیح کرتی ہے لیکن تم تسبیح
اونکی نہین سمجھتے انسان کامل کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنایا خلیفہ
کا حکم تبھی جاری ہوتا ہے جب مخلوق کی بات چیت حرکات
نیک وبد سے واقف ہو ہر چیز کو خطاب کرکے حکم فرمائے وہ چیز
خلیفہ کی بات سمجھتی ہو دیکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یومئذ تحدث
اخبارھا۔ جس دن زمین اپنی سب باتون کی خبر دے گی زمین دیکھتی
سنتی ہے مگر بلا اذن خدا کے بولتی نہین قیامت مین جب اذن ہوگا
سب کچھ کہدے گی ایساہی آفتاب بعد غروب کے سجدہ پیش عرش
رب العالمین کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیسے تھے
تو عرض کرتا ہے کہ جب مین گیا تو ذکر کرتے تھے اور جب مین آیا تو ذکر کرتے
تھے اب آفتاب کے بعد کو خیال کرکے گوشہ نشینون کے اذکار خفیہ کا
سننا علم غیب نہین ہے اور ایساہی درخت و آسمان بہشت و دوزخ
ہر ایک نیک و بد کو جانتے ہین اور قیامت مین سب گواہی دینگے دوزخ
گنہگار کو اپنی طرف کھینچے گا بہشت نیکو کو اپنی طرف مقناطیس کیطرح جذب
کرلیگا۔ اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے مومن کامل پل صراط
سے مثل برق خاطف کے ایک چمک مین گذر جاوینگے بعض تیز اندھی
کی طرح جاوینگے بعضے گھوڑے کیطرح جاوینگے حدیث شریف مین

ہے کہ مومن کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اُسی وقت دوزخ
کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ نُوْرِ الْمُؤْمِنِ غرض عالم شہادت مین دور
سے دور بہشت و دوزخ ہے کیونکہ بہشت بر آسمان ہشتم ہے جسکا
آسمان عرش ہے اور دوزخ زیر ہفت زمین ہے جب مومن کی آواز
مونہہ سے نکلتی ہے تو دوزخ سنتا ہے اور بہشت والے بھی اسی
طرح سنتے ہین حدیث شریف مین ہے۔ جب عورت اپنے شوہر
صالح کو رات کیوقت تخلیہ مین خفا ہوکر کچھ کہتی ہے تو حوران بہشتی
اوسکی آواز سنکر کہتی ہین اے کمبخت تو اس نیک مرد کا دل نہ دکھا
کہ یہ چند روز تیرے پاس مہمان ہے ہمارے پاس آنیوالا ہے یہ کہنا۔
اور سننا حورون کا اور دیکھنا ہر وقت اور ہر شخص عورت کے ساتھ ہوتا
ہے جو حورین نامزد جس مومن کی ہو رہی ہین اوس کی عورت سے
بھی خطاب کرتی ہین اور فرشتے آسمانون کے جب امام وَلَا الضَّآلِّیْن
پڑہتا ہے اٰمِیْن کہتے ہین خصوصیت کسی آسمان کی نہین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چاند کو اشارہ انگلی سے کیا تو وہ دو ٹکڑی
ہوگیا ایک ٹکڑا کھڑا رہا دوسرا مشرق کو چلا گیا جب وہ ٹکڑا اپنی جگہ واپس
گیا تو دوسرا ٹکڑا مغرب کو چلا گیا چاند دیکھتا سنتا تھا حکم مان کر انگلی
کا اشارہ سمجھکر شق ہوگیا اسیطرح جس درخت کو حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے بولایا وہ بولا جس پتھر کو بلایا وہ بھی کلمہ شہادت پڑہتا رہا
اور جب حضرت اشتر پہ سوار ہوکر سفر مین رات کو چلتے تو درخت۔
سامنے والے ہٹ جاتے حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت روان
پہر دربار لگائے ہوئے چند ماہ کے سفر سے جنگل و دشت دور دراز
سے آواز چیونٹی کا سننا اور ہنسنا پہر چیونٹی کو خطاب کرنا اوس کا
جواب دینا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ پاکون کو دور و نزدیک سے دیکھنا

ومتشکر دالدار الآخرۃ علماً تخالعلم غیرہ بکثرۃ المعلومات و
زیادۃ الکشف والتحقیق ثانیہا ان لہ فی نفسہ صفۃ بہا تتم بہا
الافعال الخارقۃ للعادۃ کما ان لنا صفۃ تتم بہا الحرکات المقرونۃ
بارادتنا وہی القدرۃ ثالثہا ان لہ صفۃ بہا یبصر الملٰئکۃ ویشاہدہم
کما ان للبصیر صفۃ بہا یفارق الاعمیٰ رابعہا ان لہ صفۃ
بہا یدرک ما سیکون فی الغیب فہذہ کمالات وصفات ینقسم
کل منہا الی اقسام انتہی امام غزالیؒ نے فرمایا نبوۃ مراد ہے
اوس وصف سے جو مختص ہے ساتھ نبی کے اور ممتاز ہوتا ہے
ساتھ اسکے غیروں سے اور نبی مختص ہے ساتھ چار خواص کے ایک یہ
ہے کہ اوسکے ساتھ جانتا ہے حقائق امور متعلقہ ساتھ اللہ کے
اور اوسکی صفات کو اور ملائکہ اور دار آخرت کو ایسا علم کہ جس کے
سبب دوسروں سے ممتاز ہوجاتا ہے ساتھ کثرت معلومات
کے اور زیادتی کشف کے اور ساتھ تحقیق کے دوسرا خاصہ یہ ہے کہ
اوس مین ایک ایسا وصف ہے جس سے معجزات پورے کرتا ہے
جیسا کہ ایک ہماری صفت ہے جسکے ساتھ پوری حرکات ارادیہ
ہوتی ہین اس صفت کا نام قدرت ہے تیسرا خاصہ یہ ہے کہ
اس مین نور ہے جسکے ساتھ فرشتون کو مشاہدہ دیکھتا ہے جیسا کہ بینا
آدمی کیواسطے ایک نور ہے جسکے سبب نابینا سے ممتاز ہوتا ہے۔
(یعنی نبی بینا ہے اور خلقت نابینا) چوتہا خاصہ یہ ہے کہ اسکو نور ہے
جسکے ساتھ عالم غیب مین چیزون کو دیکھتا ہے جو آئندہ ظاہر ہونیوالی
ہین یہ سب خواص، کمالات ہین ان صفات سے بہت اقسام پیدا
ہوتے ہین اور رسول وہ ہے جسکو حکم اظہار اور تبلیغ احکام شرع کا
حضور باریتعالیٰ سے ہوا اور الوالعزم رسول وہ ہین جنکو حکم جہاد و

اقتال کا ساتھ تخاصمین کے ہو اور خاتم النبیین وہ ہین کہ کل کمالات
انبیاء کے، اور کل احکام شرائع کے اور مختصہ کمالات ذاتی و شریعت۔
منزلہ بر خود کے جامع ہو کوئی حکم شریعت کا قیامت تک ہونیوالا
باقی نہ رہجاوے، انکی شریعت کاملہ کا کوئی حکم منسوخ نہین ہو سکتا اور
نہ انکی شریعت کاملہ سے کوئی حکم باقی رہتا ہے اور وہی کامل وارث،
۱۲۴۰۰۰ ایک لاکھ چوبیس ہزار علم انبیا کا اور چوبیس ہزار اپنی شریعت
کا جملہ ۱۴۸۰۰۰ ہزار ہے کہ جامع جمیع منازل ولایت کا ہو۔ ظاہر
مین تو منازل ہین اتنے ہی درجات بہشت کے ہین اور منازل باطن
کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار ہین مجمل ان منازل کا علم چار قسم ہے
ایک علم لدنی دوم علم نور، سوم علم جمع و تفرقہ چہارم علم طبعیات،
عناصر اربعہ و مولدات ثلثہ علم لدنی وہ علم ہے کہ متعلق با مور ذاتیہ
اللہ تعالٰے کے ہو اور علم نور وہ ہے کہ متعلق بانوار جمیع ملائکہ ہو۔ اور
جمع و تفرقہ وہ ہے کہ متعلق بجملہ احکام ایجاد عالم امکان کے ہو لوح
محفوظ اس علم کا ایک شعبہ ہے اور علم طبعیات وہ ہے کہ متعلق۔
بکائنات، عالم دنیا کے ہو یہ علم ارذل العمر ہے۔ کیونکہ متغیر بتغیر معلومات
ہوتا رہتا ہے یہ علوم خاصہ اس امت مرحومہ کا ہے ان سے پہلے کسی کو
یہ علم نہین ہوا یہ ولی کامل جو عالم شہادت پر قائم ہے کل عالم کو
زیر نظر رکھتا ہے عالم شہادت عالم وجود کا نام ہے اور عالم غیب،
عالم معدوم کا نام ہے جیسا کشاف مین تفسیر عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ
لکھا ہے، اور علم غیب دو قسم ہے ایک غیب برزخی جو درمیان
غیب مطلق و عالم شہادت کے ہے جو چیز عالم شہادت سے غائب
ہو جاتی ہے اوسکی صورت عالم برزخ مین رہتی ہے علم غیب مطلق
وہ ہے کہ جو عالم برزخ سے بالا ہے وہ خاصہ الٰہی ہے اس غیب مطلق

کو رسول مرتضیٰ پر ظاہر کرتا ہے فلا یظہر علےٰ غیبہ احد الا من
المرتضیٰ من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدًا
یعنے غیب خاص اپنا کسی پر ظاہر نہین کرتا مگر اوس رسول پر جسکو
پسند کر لیا ہو اسطرح ظاہر کرتا ہے کہ ارد گرد اسکے فرشتے حفاظت
کیواسطے بھیجتا ہے یعنے درمیان اللہ تعالےٰ کے اور رسول مرتضے کے
کوئی واسطہ نہین فرشتے اردگرد اس نور کے ہوتے ہین جطرح فوج
حلقہ باندہے ہوئے گرد بادشاہ کے ہوتی ہے - یہ ملائکہ اس نور نازل
کے محافظ ہوتے ہین کہ شیطان کا خیال اندر نہ آوے اسواسطے کہ
اس نور نازل مین سعادت عظمی مخلوق کی ہے علوم حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی حد نہین جبکے خود خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے وقل رب
زدنی علما کہہ اے حبیب میرے اسے میرے رب مجہکو علم زیادہ
وہ حضرت کا علم حقائق اور معرفت کا ہر وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے
کسی حد پر ٹھیرتا نہین علم شریعت کا ختم ہوگیا اوسکی زیادتی غیر ممکن ہے
مگر علم حقیقت کا اور معرفت الٰہیہ کا ہر وقت ترقی پر ہے جو شخص
حضرت کے علم کی حد اور نہایت کا قائل ہو وہ مخالف حکم قرآن
کا ہے - فتوحات مکی جلد دوم باب ۷۳ جواب - سوال اول
زسوالات حکیم محمد علی ترمذی - باب الحادی والعشرون و
ثلثمائۃ جلد ثالث - العالم عالمان محسوس و غیر محسوس
اول عالم شہادت دوسرا عالم غیب بعض اوقات غائب بعض
اوقات محسوس ہوتا ہے وہی عالم شہادت ہے پس علم غیب وہ
ہے جو مطلقاً محسوس نہو عقلاً یا اخبارًا معلوم ہو - مدرک عالم شہادت
حس ہے - یہ مخصوص لغیر اللہ ہے کیونکہ صاحب حس عالم بالحواس
سے پاک ہے - مدرک عالم غیب کا علم ہے بالذات اہل طریقت پر

لازم ہے کہ علاقہ ذاتی ساتھ اللہ کے رکھے۔ اسکا نام عبودیت ہے
اور یہ ملک لایزال ہے اور یہ عبد عالم برزخ پر قائم ہوتا ہے۔
برزخ عالم موہوم ہے دوم مابین غیب اور شہادت کے ہے
جو چیز عالم غیب سے عالم شہادت مین آنیوالی ہے یہ عبد قائم
اوس کا عالم ہے (جیسا کہ نبی کے خواص مین بیان ہوا) اور جو چیز عالم
غیب سے عالم شہادت مین آتی ہے پھر فنا ہو جاتی ہے پھر عالم
برزخ مین جاتی ہے اوسکا رجوع نہین جیسے اعراض کہ متجدد بالامثال
ہوتی ہین جہان سے یہ چیز آئی تھی وہ غیب امکانی تھا ظاہر ہو کر غیب
محالی مین داخل ہو گئی (یہ مسئلہ بڑا مشکل ہے) علمائے ظاہر و باطن
اسپر متفق ہین کہ عالم شہادت ہر وقت فنا ہوتا ہے اور نیا وجود اسکو
لگتا ہے مگر سرعت فنا اور ظہور سے چیز کا بقا معلوم ہوتا ہے جیسا
بتی روشن کو چکر دین تو ایک آگ کا دائرہ معلوم ہوتا ہے۔ دراصل ایک
بتی ہے کہ ہر جگہ پھرتی جاتی ہے۔ ایسے ہی عالم شہادت بالاعراض
عند العلما ظاہر و بالجواہر عند الشیخ اور کوئی نہین جانتا کہ یہ متجدد ہے یا
باقی ہے عوام باقی جانتے ہین۔

جب عبد اس مقام پر قائم ہوتا ہے تو اللہ تعالے اوسکو اپنے قبضے
مین کر لیتا ہے مابین غیب اور شہادت کے قائم رہتا ہے۔ اور
یہ مقام صدیق اکبر رض کا ہے یعنے اہل مشاہدہ کا۔ اور یہ واقف دونو
غیبون یعنی غیب محالی و امکانی پر مطلع ہوتا ہے۔ علم حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کا محیط سب مخلوقات کو جب حضرت صلعم معراج
شریف مین تشریف لیگئے۔ اللہ تعالے نے فرمایا اَتَدْرِی یَا مُحَمَّدُ فِیْمَا
یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی ای محمد کیا آپ جانتے ہو کہ فرشتے مقرب
کس بات مین بحث کرتے ہین۔ حضرت نے عرض کیا مین نہین

جانتا پس اللہ تعالےٰ نے ہاتھ قدرت کا حضرت کے دونو شانون مین رکھا۔ اوسکی سردی اور نور دل مین حضرت کے آگیا۔ زمین و آسمانون کی چیزین روشن ہو گئین پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو۔ فرشتے مقربین کس بات مین جھگڑ رہے ہین عرض کیا کفارات و درجات و منجیات و مہلکات مین ایک دوسرے سے پوچھتے ہین کہ گناہون کا کفارہ کیا عمل ہے اور درجات ترقی کا کیا عمل ہے۔ اور بہشت کی جانب سے کیا عمل روا آتا ہے۔ اور دوزخ کی جانب سے کون سا عمل بچاتا ہے جواب کسی کو نہین آتا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم سب کی جواب دیدو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کے جواب دیئے فرشتون نے سن لیے۔ یہ اشنے ظاہر باطن کیسا وسیع ہے۔ اس سے پھر وقت ترقی علم درجات ہے۔ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ یعنی جو حالت آئندہ ہو پہلے سے تمہارے واسطے اچھی ہے۔ شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر مین لکھتے ہین۔ حتیٰ کہ کوئی صفت بشریت کی آپ مین نہ رہیگی سب صفات باری تعالیٰ کے ہو جائینگے جب صفات باری تعالےٰ کے ساتھ موصوف ہو گئے تو دیکھنا سننا حضرت کا بعینہ دیکھنا سننا خدائے تعالےٰ کا ہے اور نیز شاہ عبد العزیز صاحب در تفسیر وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کے لکھتے ہین کہ حضرت بنور رسالت امت کے اعمال ظاہری باطنی اور تفاوت اعتقادات دیکھتے ہین۔ اور حدیث تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي یعنی امت کے عمل میرے سامنے پیش کیے جاتے ہین ہمارا یا سر راوی ہے کہ روز مرہ حضور مین حضرت کے اعمال امت پیش ہوتے ہین۔ اور ہر ایک امتی کو حضرت پہچانتے اور دیکھتے ہین۔ اصل اصول اس مسئلہ کا یہ ہے کہ حضرت موصوف بصفات اللہ ہین جسطرح اللہ سے کوئی

جو مخفی نہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی مخفی نہین - وَلَقَدْ آتَیْنَاكَ
سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ کی تفسیر مین شیخ محی الدین عربی قدس سرہ لکھتے ہین -
یہ سات صفات باری تعالی کے حضرت کو دو دفع عنایت ہوے
ایک دفع مقام قلب مین دوسری دفع مقام روح مین - وَالْقُرْآنَ
الْعَظِیْمَ کی تفسیر فرمائی ہے کہ نور الہی مقرون بجمیع اسما، وصفات
ہے یہ ظہور حضرت کو دیا گیا - اور عملدرآمد صحابہ کرام غزوات شام وغیرہ
مین یہ ہے سنت صحابہ کی امت پر واجب العمل ہے - کہ سب صحابہ
بروقت حملہ بر اعدا، یا محمد اَمِتْ اَمِتْ یَا مَنْصُوْرُ دَانْزِلِ النَّصْرَ
یعنی اے محمد کفار کو مار و اے حضرت منصور نصرت اتارو -
دیکھو اس ندا مین تین باتین ثابت ہین - حضرت کا حاضر جاننا بعد
وفات شریف کے ندا کا سننا اور امداد کرنی جو شخص اس بات کا منکر ہا
وہ قرآن شریف کا منکر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے شان صحابہ مہاجرین و انصار
کی تعریف فرمائی - کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ یعنے تم سب مخلوقات سے اچھے ہو
نیکی کا امر کرتے ہو بدی سے ہٹاتے ہو خدا انسے راضی وہ خدا سے راضی
جو جماعت صحابہ کا منکر ہو اور انکے فعل کو ناجائز سمجھے وہ کافر مطلق ہے -
اہل اسلام پر اتباع صحابہ کرام کا فرض العین اعتقادی و ایمانی ہے -
جس کا اعتقاد مطابق اعتقاد صحابہ کے نہین وہ جہنمی ناری ہے - اور
معاملات اطلاع دینے حضرت کی صحابہ کرام کو در معاملات مدینہ منورہ
صاحب قلعہ دار الدین کہ جنکے ... کا ... ہو ... تھا ... کا بیٹا تھا
مسمی عمود جب امیر ... ... کے پاس آئی اور ظاہر کیا
کہ مین مسلمان ہوگئی ہون - اس کا منشا تھا کہ اس فریب سے ایک
سو اصحاب کبار قلعہ مین لیجاؤن اور وہان انکو محبوس کر کے
پھر مطالبہ کرون کہ عمود محبوس ... ... اصحاب ... مسلمان کے

عوض دیدو۔ تب چھوڑون گی۔ امیر عیاض ابن غانم نے جواب
دیا کہ یہ تیرا فریب ہے۔ تیرا منشاء دلی یہ ہے جو مذکور ہوا۔ اور
دراصل عمود تیرا بیٹا ہے۔ فلانے پادری کا نطفہ ہے جب متولد
ہوا تو تمنے جنگل مین کپڑون مین لپیٹ کر کچھ جواہرات اوسکے پاس
رکھکر پتھر کے ستون پر رکھ دیا بعدہ وزیر بادشاہ شہریار کا تیرے
باپ کے پاس جاتا تھا۔ لڑکے کی آواز سنکر سوار بھیجا دیکھہ کیا ہی
سوار نے کہا آدمی کا نوپیدا بچہ ایک جھولے مین پڑا ہے وزیر نے
اٹھوا کر بحفاظت تمام شہریار کے پاس بھیجا۔ بادشاہ لاولد تھا۔
اوس نے بیٹا بنایا۔ جب جوان ہوا۔ تو امراء نے یہ تجویز کی کہ ماریہ
کے ساتھ اسکا نکاح ہو۔ ماریہ کسی زوج کو پسند نہین کرتی تھی
اور اس لڑکے کا نام عمود رکھا تھا۔ کہ پتھر کے عمود سے اٹھایا گیا
خیر جب ماریہ کو عمود کی حسن جوانی اور لیاقت کی خبر ہوئی تو نکاح
پر راضی ہوئی۔ نکاح مین مہر یہ ٹھہرا کہ لتنے لاکھ اشرفی اور بیس صحابہ
کرام قربان گاہ مین ذبح کرے عمود صحابہ کے گرفتار کیواسطے ساٹھ
ہزار لشکر لیکر مسلمانون کی فوج کی طرف چلا۔ جاسوسون نے امیر
عیاض کو خبر دی۔ کہ عمود اس ارادے پر فوج لایا اور اس جگہ اترا ہے
امیر عیاض نے امیر خالد بن ولید کو دو ہزار سوار دیکر بھیجا۔ امیر خالد بن
ولید نے دو ہزار فوج کے چار ٹکڑے کیے پانچسو یمین کی طرف اور پانچسو
یسار کی طرف اور پانچسو پیچھے اور آپ پانچسو ہمراہ لیکر دشمن کی فوج کے
پاس گئے اور گھوڑے دوڑائے۔ دشمن کی فوج بیدار ہوکر لیس ہوگئی
امیر خالد نے ایک جرنیل کافر کو قتل کیا اور عمود کو گرفتار کر لیا۔ باقی
فوج بھاگ گئی۔ یہ قصہ سنکر ماریہ نے اپنے شوہر کے چھوڑنے
کیلئے یہ حیلہ بنایا کہ مین امیر عیاض کے پاس جاکر اسلام لاؤن اور

کہون کہ سو سوار دو قلعہ مین لیجاکر باپ کے قلعے کو فتح کرا دون۔ امیر عیاض نے جواب دیا کہ تیرے دل مین فریب ہے تو سوچی ہے کہ اس فریب سے اپنے شوہر کو چھڑا دون دراصل وہ تیرا بیٹا ہے۔ اوس نے کہا دکہاؤ دکہایا تو جو نشان لڑکے پر دیکھی تھے بعینہ پائے۔ ایک کان لمبا دوسرا نشان خال سیاہ دیکہکر مان بیٹا گلے لگکر روئے اور مسلمان ہوگئے ماریہ نے امیر عیاض سے پوچھا یہ خبر تمکو کس نے دی ہے کہ میرا بیٹا ہے۔ کسی فرد بشر کو اس کی خبر نہین تہی۔ امیر عیاض نے فرمایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ سب قصہ مجھکو تیرے آنے سے پہلے فرماگئے ہین کہ یہ عمود فلانے پادری کا نطفہ ہے۔ ماریہ نے اوس سے حرام کا نطفہ لیا اور اس ارادہ پر آئی ہے۔ کہ حیلے سے صحابہ کو باپ کے قلعہ مین لیجائے۔ اور قید کرکے بمعاوضہ عمود چہوڑے یا نہ چہوڑے مگر عمود کو قید سے چہوڑالے یہ بات سنکر ماریہ اور عمود مسلمان ہوگئے پس یہ اندرونی خبر دینی حضرت کی عالم شہادت سے مخفی ہے جسکو غیب کہتے ہین۔ ایسا ہی انطاکیہ کے محاصرہ مین جب صحابہ کرام گئے تو فلیطانوس شاہ رومۃ الکبری مسلمان ہونے کو صحابہ کرام کی فوج مین شام کیوقت آتا تہا حضرت یوقنا ملے باہم باتین کرتے تھے۔ یوقنا نے کہا تم کہان جاتے ہو بولے کہ حفاظت کیواسطے گشت کرتا ہون۔ یوقنا کو اس نے کہا سنا ہے کہ تم مسلمان ہوگئے تھے پھر بادشاہ روم کے پاس کیسے آئے۔ یوقنا بولے ہان اسلام لایا تہا۔ مگر اخلاق مسلمانون کے پسند نہ آئے۔ اسیواسطے بادشاہ روم کے پاس آیا ہون اور دراصل یوقنا فریب کرنے کو آئے تھے۔ دل مین مسلمان تھے۔ فلیطانوس نے کہا مسلمان اچھے ہین اسلام اچھا ہے سب دینون سے دین اچھا ہے سب بادشاہون سے مسلمان اچھے ہین

یوقنا نے کہا تمہاری کلام سے ایمان معلوم ہوتا ہے فلیطانوس نے کہا
ہاں میں اب مسلمانوں کی فوج میں جاتا ہوں انکے امیر کے پاس اسلام
ظاہر کروں۔ ابھی یہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ حضرت
ابو عبیدہ جراح امیر لشکر کا سوار آیا کہ امیر کا حکم ہے کہ فلیطانوس اسوقت
نہ آوے۔ کل میں جنگ میں کفار کو پیچھے سے مارتا ہوا یوقنا کے ساتھ
فتح کرکے آوے۔ اس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے ایمان
کی اور آنے کی اور باہم اوسکے اور یوقنا کے کلام کرنیکی موقع خاص
کی خبر دی۔ یہ عالم شہادت ہے اس شہادت کو تاریکی شب کی
نہیں روکتی حضرت اور حضرت کے خواص امت کا خاصہ ہے کہ
رات دن برابر ہے اور نزدیک و دور برابر ہے۔ زمین کے نیچے تحت
الثرے سے قاب قوسین تک برابر مشاہدہ فرماتے ہیں۔ جیسا
خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین اجمیری قدس سرہ جب خواجہ
عثمان ہرونی کی خدمت میں بیعت کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ تین روزے رکھو
اور ہزار دفعہ سورہ اخلاص پڑھو اور سورہ بقر پڑھو۔ جب پڑھ چکے فرمایا
میری دو انگشتوں کے درمیان دیکھ آسمان کی طرف انگشتان بالا
کرکے فرمایا اوپر دیکھ۔ دیکھا تو قاب قوسین تک نگاہ گئی۔ دونوں
انگشت نیچے کرکے فرمایا۔ اب دیکھ۔ دیکھا تو تحت الثرے تک نظر
گئی پوچھا۔ کہاں تک دیکھا عرض کیا۔ کہ تحت الثرے سے قاب
قوسین تک فرمایا۔ اب کام تمہارا انجام ہو گیا۔ بعدہ ۲۰ سال صحرا
میں خواجہ کے ساتھ رہے۔ تکمیل ہوئی ولایت کبری ملی پس جو کچھ
دل میں آتا ظہور پاتا۔ ایکدن خواجہ اجمیری نے حضرت حمید الدین
ناگوری کو فرمایا ہمیں کیا سبب چون بچہ بدنیا ورده بودیم۔ بہر چہ میخواستیم
می شد ہی۔ چون بچہ باہر آوردیم۔ حاجت کفارن باشد۔ خواجہ حمید الدین

نے عرض کیا کہ مریم علیہا السلام پیش از ولادت عیسیٰ علیہ السلام ہمراہ اپنا
سب میوہ جات بلا طلب حاضر پاتین جب ولادت عیسیٰ علیہ السلام
کی ہوئی تو کھجور خشک کو ہاتھ سے ہلانیکی حاجت پڑی کہ ہلا دے تو
کھجورین گرین۔ سلسلہ اسباب اور تجرید مین اتنا فرق ہے تجرید مین
خیال کافی ہے سلسلہ اسباب مین ترتیب اسباب کی حاجت ہے
خواجہ صاحب نے فرمایا۔ خوب گفتی شیخ ابن عربی فرماتے ہین کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ظہور شمسی کا ہر وقت مین ہونا ہے سیکھا
مجھکو کبھی رات نظر نہین آئی۔ روز و شب روشن ہے۔ اور حضرت
غوث پاک کا کہنا کہ یہ قدم ولایت کا حضرت نے اٹھایا وہان ہے
اپنا قدم رکھا۔ مگر قدم نبوت سے منتہا ہے حضرت کے مشاہدات
غوث پاک کے مشاہدات ہین ورانتہ غوث پاک نے فرمایا یا معشر
الانبیاء اوتیتم اللقب واوتینا مالم تؤتوہ یعنی اے جماعت
انبیاء کی تمکو لقب دیا گیا ہے ہمکو وہ چیز دی گئی ہے کہ تمکو نہین دی گئی
یعنے علوم ظاہر و باطنی کے جو حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد ہوے
انکے ہم وارث ہین جیسا خادم وزیر کا پاس وزیر کے حاضر ہے اور
وزیر بادشاہ سے ہم کلام ہوتا ہے تو یہ سب اسرار وزیر اور بادشاہ
کے سنتا ہے دوسرے نواب و امرا اپنے اپنے مناسب پر کھڑے
ہین وہ کچھ نہین سنتے انکے پاس حکم تحریری جاتا ہے اوس حکم کو اپنی اپنی
ولایت مین جاری کرتے ہین نام انکا نائب السلطنت ہے اس خادم
کا نام کوئی نہین مگر جو اسرار و رموز بادشاہ اور وزیر کے ہین وہ اس کے
دل مین ہین اونکا حافظ ہے اسکا نام ولایت ہے اور ان تحریری فرمانو
کا نام نبوت اور رسالت ہے انکا جاری کرنیکا حکم ہے اور خادم کو پوشیدہ
رکھنے کا حکم ہے اسیواسطے ولی [illegible] اور رسول پر اظہار معجزہ واجب ہے

اور ولی پر اخفاءِ کرامت فرض ہے جو ولی کرامت کو ظاہر کرتا ہے وہ
باذن اللہ کرتا ہے نبی اور رسول کو اذن ہو چکا اسیواسطے حکم ہے کہ شفاعت گنہگاران
کی بلااذن رب کوئی نہیں کر سکتا اور حضرت کو ہو چکا اب دنیا میں اور عالم برزخ
مین شفاعت کر رہے ہیں جسکا نام استغفار ہے اللہ نے فرمایا واستغفرہ یعنی
امت کیواسطے پردہ پوشی کی دعا مانگو۔ یہ امر الٰہی ہوا اسکا بجالانا فرض ہے
جو فرض ادا کیا جاوے اسکی قبولیت مین شک کرنا کفر ہے کیونکہ جب اللہ تعالے
نے اول منظور کر لیا تب حکم بجا آوری کا فرمایا جو شخص احکام الٰہی پورے بجالاوے
تو انکی منظوری مین شک نکرے اسیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا ادعونی استجب
لکم تم کچھ مانگو مین دونگا اور عبادت کرو مین قبول کرونگا جتنی کرامات اولیاء
کے مین سب عبادات اور دعا کا نتیجہ ہین اب مردی کو زندہ کرنا یا مٹی کو سونا کرنا
یا ہڈی کو جانور بنا دینا یہ سب کام خدا تعالے کے ہین ولی کی دعا رہی دعا ہے
اللہ تعالے نے فرمایا حکایت از ابراہیم خلیل علیہ السلام واللہ خلقکم وما
تعملون یعنی اللہ نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا نیت اور ارادہ
بندہ کا فعل کام خدا کا اور حضرت غوث اعظم نے دعا کی اللہ تعالے نے کشتی
غرق شدہ کو مع اہل کشتی زندہ دریا سے نکال دی اسمین اعتراض شرعی نہین
کیونکہ دعا کام بندہ کا ہے قبول کرنا کام خدا تعالے کا ہے اسمین انکار کرنا
موجب انکار قدرت الٰہی کا ہے۔ ایسا ہی دور سے دیکھنا اور سننا دعا
کا ساتھ ایجاد اللہ کے ہے آدمی کوئی کام خود نہین پیدا کرتا خالق الافعال
اللہ تعالے ہے فقط بندے کی کرامت اتنی ہے جو ارادہ کرے اوس کی
مطابق اللہ تعالے وہ چیز پیدا کر دیتا ہے منکرون کا انکار ارتداد ہے یہ لوگ مرتد
ہین کہ خدا تعالے کو خالق الافعال نہین جانتے ولی اور نبی کو خالق الافعال
سمجھکر مشرک بنتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف صحابہ کو
سمجھایا تو سب یقین کر گئے کہ بندہ کا سب فعال ہے اور خدا تعالے خالق ۴

ہو الافعال۔ پس اعتراض منکرین جو ہے اصل تھا مثل تاریکی رات کے۔ بوقت طلوع آفتاب دور ہو گیا۔ تمام شد باقی آئندہ انشاء اللہ +

اور ولی پر اخفار کرامت فرض ہے جو ولی کرامت کو ظاہر کرتا ہے وہ
باذن اللہ کرتا ہے نبی اور رسول کو اذن ہو چکا اسیواسطے حکم ہے کہ شفاعت گنہگاران
کی بلا اذن رب کوئی نہین کر سکتا او حضرت کو ہو چکا اب دنیا مین اور عالم برزخ
مین شفاعت کر رہے ہین جسکا نام استغفار ہے اللہ نے فرمایا واستغفر لذنبک یعنی
امت کیواسطے پردہ پوشی کی دعا مانگو۔ یہ امر الٰہی ہوا اسکا بجالانا فرض ہے
جو فرض ادا کیا جاوے اسکی قبولیت مین شک کرنا کفر ہے کیونکہ جب اللہ تعالے
نے اول منظور کر لیا تب حکم بجا آوری کا فرمایا جو شخص احکام الٰہی پورے بجا لاوے
تو انکی منظوری مین شک نکرے اسیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا ادعونی استجب
لکم تم کچھ مانگو مین دونگا اور عبادت کرو مین قبول کرونگا جتنی کرامات اولیاء
کے ہین سب عبادات اور دعا کا نتیجہ ہین اب مردے کو زندہ کرنا یا مٹی کو سونا کرنا
یا ہڈی کو جانور بنا دینا یہ سب کام خدا تعالے کے ہین ولی کی دعا رہی دعا ہے
اللہ تعالے نے فرمایا حکایت از ابراہیم خلیل علیہ السلام واللہ خلقکم وما
تعملون یعنی اللہ نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا نیت اور ارادہ
بندہ کا فعل کام خدا کا اور حضرت غوث اعظم نے دعا کی اللہ تعالے نے کشتی
غرق شدہ کو مع اہل کشتی زندہ دریا سے نکال دی اسمین اعتراض شرعی نہین
کیونکہ دعا کام بندہ کا ہے قبول کرنا کام خدا تعالے کا ہے اسمین انکار کرنا
موجب انکار قدرت الٰہی کا ہے۔ ایسا ہی دور سے دیکھنا اور سننا دعا
کا ساتھ ایجاد اللہ کے ہے آدمی کوئی کام خود نہین پیدا کرتا خالق الافعال
اللہ تعالے ہے فقط بندے کی کرامت اتنی ہے جو ارادہ کرے اوس کی
مطابق اللہ تعالے وہ چیز پیدا کر دیتا ہے منکرون کا انکار ارتداد ہے یہ لوگ مرتد
ہین کہ خدا تعالے کو خالق الافعال نہین جانتے ولی اور نبی کو خالق الافعال
سمجھکر مشرک بنتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف صحابہ کو
سمجھایا تو سب یقین کر گئے کہ بندہ کا سب فعال ہے اور خدا تعالے خالق ۴